



رسالۃ الخیرین

اردو

Urdu

روزے کے احکام

رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ اور روزے پر قدرت رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے۔ حیض و نفاس والی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایسا نابالغ بچہ جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے عادت ڈالنے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا۔ ماہ رمضان کی آمد دو ذریعوں سے معلوم ہوتی ہے:

- 1] چاند دکھائی دینے سے جس کی شہادت و تہلیل اعتماد
- 2] شعبان کے تیس دن پورے ہونے سے۔

صبح صادق کے طلوع سے روزے کے وجوب کی ابتدا ہوتی ہے اور غروب آفتاب تک جاری رہتا ہے، فرض روزے کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

روزے کو توڑنے والے کام:

- 1] ہم بستری کرنا۔ اس صورت میں تہلیل اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ کفارہ یہ ہے: ایک عشاء آزاد کرنا، نہ ملے تو دو ماہ لگاتار روزے رکھنا، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا۔ جسے بھی میسر نہ ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے۔
- 2] منیٰ کا خسروج، خواہ بوس و کسرا کے ذریعے سے ہو یا مشتمل زنی کے ذریعے سے، البتہ احتلام کی صورت میں کچھ بھی نہیں ہے۔
- 3] حبان بوہجہ کرکھانا پینا۔ اگر بھول کر کھانی لے تو روزہ صحیح ہے۔
- 4] سینگلی گلوٹانے کے ذریعے سے یا خون دینے کے لیے خون نکلوانا، البتہ ٹیٹ و وغیرہ کے لیے تھوری مقدار میں دیا گیا خون یا بغیر قصد و ارادہ کے نکلنے والے خون سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے زخم لگ گیا یا کسی پھوٹ گئی وغیرہ۔
- 5] حبان بوہجہ کرکھ کرنا۔

اگر غبار اڑ کر حلق میں داخل ہو گیا یا کھلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی حلق تک پہنچ گیا یا سوچنے سے انزال ہو گیا یا احتلام ہو گیا یا بغیر ارادہ کے آگلی یا خون نکل آیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جو شخص رات سمجھ کر کھاتا پیتا رہا، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو دن تھا (فجر طلوع ہو چکی تھی) تو اس پر قضاء واجب ہے اور جسے طلوع فجر میں شک تھا اور وہ رات سمجھ کر کھاتا پیتا رہا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو اور جو شخص دن میں اس شک میں کھاپانی لیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو اس پر قضاء ہے۔

جسے کوئی عذر نہ ہو اس کے لیے رمضان میں افطار کرنا حرام ہے۔ حیض و نفاس والی عورت پر افطار کرنا واجب ہے۔ جو شخص کسی مقصوم شخص کی جان بچانے کے لیے روزہ افطار کرنے کا محتاج ہو اس پر روزہ توڑ دینا واجب ہے۔ وہ مسافر جو مسافتِ قصر تک سفر کر رہا ہو اگر اس پر روزہ رکھنا بھاری ہو تو اس کے لیے افطار کرنا سنت ہے۔ اسی طرح اس مریض کے لیے بھی روزہ افطار کرنا سنت ہے جسے نقصان کا اندیشہ ہو۔ اگر کوئی یتیم دن میں سفر شروع کرتا ہے تو اس کے لیے افطار (روزہ نہ رکھنا) جائز ہے۔ اسی طرح اس حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بھی افطار (روزہ نہ رکھنا) جائز ہے جنہیں اپنے اوپر یا اپنے بچے پر خوف ہو۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے علاوہ تمام مذکورین پر صرف قنفا واجب ہے، البتہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت نے اگر اپنے بچے کی وجہ سے افطار کیا ہے تو ان پر قنفا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے۔

جو شخص بھلاے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے افطار کرتا ہے جس سے شفا یابی کی امید نہیں ہے تو اس پر ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور اس پر قنفا نہیں ہے۔

اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزے کی قنفا میں تاخیر سے کام لیا حتیٰ کہ دوسرا رمضان آ گیا تو اس پر صرف قنفا واجب ہے اور اگر تاخیر یا عذر تھی تو قنفا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ رمضان کے جس روزے کی قنفا ادا کرنا سنتی و کاہلی کی وجہ سے رہ گئی ہو (اور اس کا احتیال ہو گیا ہو) تو اس کے وارث کے لیے اس کی طرف سے روزہ رکھنا مسنون ہے۔ اسی طرح اگر نذر کا روزہ رہ گیا ہو تو وارث کے لیے اس کی قنفا بھی مسنون ہے، بشرطیکہ نذر اطاعت ہو، مسزید ہر نذر اطاعت کو ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزہ نہیں رکھا لیکن دن ہی میں اس کا عذر ختم ہو گیا یا کوئی کام نہ رمضان المبارک میں دن کے وقت مسلمان ہو یا حیاض عورت پاک ہو گئی یا مریض شفا یاب ہو گیا یا مسافر واپس آ گیا یا بچہ دن کے وقت بالغ ہو گیا یا محسنوں کو عقیل آ گئی اور وہ لوگ روزے سے سنتے تھے تو ان سب لوگوں پر اس دن کی قنفا واجب ہے اگرچہ اس دن باقی حصہ روزے سے گزار لیں۔ جس شخص کے لیے رمضان کے دنوں میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اس کے لیے اس دن کوئی اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

فضلی روزے:

سب سے افضل فضلی روزہ یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، پھر پیر کے دن اور جمعرات کے دن کاروزہ ہے، اس کے بعد ہر مہینے میں تین دنوں کے روزے رکھنا ہے اور ان (تین دنوں کے روزوں میں) سب سے افضل یہ ہے کہ ایام بیض، یعنی قمری ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھے،

اسی طرح ماہ محرم اور ماہ شعبان کے بیہشتراہام کے روزے، عاشورہ، یومِ عرفہ اور شوال کے چھ دنوں کے روزے بھی مسنون ہیں، ماہِ رجب کے روزوں کا اہتمام کرنا، جمعہ اور ہفت کے دن کاروزہ رکھنا، اسی طرح شنبک کے دن (تیس شعبان) کاروزہ رکھنا مکروہ ہے۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کا روزہ حرام ہے۔ ہاں، وہ شخص جس کے اوپر حج تمتع اور حج فطران کی مترہانی کے بدلے میں روزہ رکھنا ہو اس کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے۔



جسے حدیث اکبر (بڑی ناپاکی) لاحق ہو، جیسے جنبی شخص یا حیض و نفاس والی عورت، اگر وہ فحش سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کے لیے فحش کی اذان کے بعد تک غسل کا مؤخر نہ کرنا اور محسری کو پہلے کھالین احبائز ہے، اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

اگر نقصان کا خوف نہ ہو تو عورت رمضان میں حیض کو مؤخر کرنے کی دوا استعمال کر سکتی ہے تاکہ عبادت میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔

روزہ دار اپنے تھوک کو نکل سکتا ہے، اسی طرح اگر سینے میں بلغم ہے تو اسے بھی نکل سکتا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «لَا تَزَالُ أُتَى بِعَجْرٍ نَاجٍ الْإِفْطَارِ وَ الْخُرُوجِ» (مسند احمد) "جب تک میری امت افطار کرنے میں جلدی اور محسری کھانے میں تاخیر سے کام لے گی اس وقت تک خیر برت سے رہے گی۔" (مسند احمد)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: «لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا لَمْ يَكُنِ الْإِفْطَارُ أَفْطَرَ لِأَنَّ الْبُخْرَ وَالشَّهَادَةَ وَالْخُرُوجَ» (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ "اس وقت تک دین کو غلب حاصل رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی سے کام لیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

افطار کے وقت دعا کرنا مستحب ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ ہے: «ذَهَبَ الظَّمْأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ بَقِيَ الْآخِرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ» (ابوداؤد)، "پیساس رخصت ہوگئی، رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ احب ثابت ہوا۔" (ابوداؤد)

سنت یہ ہے کہ افطاری تازہ کھجور سے کی جائے۔ اگر میسر نہ ہو تو خشک کھجور سے اور اگر وہ بھی میسر نہ آئے تو پانی سے افطار کرے۔

روزہ دار کو چاہیے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے حالت روزہ میں سرمہ لگانے، آنکھ اور کان میں ڈراپ ڈالنے سے پرہیز کرے لیکن اگر بطور علاج مذکورہ چیزوں کے استعمال کی ضرورت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر علاج کا اثر حاصل تک پہنچتا ہے تو بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

صحیح مسلک کے مطابق روزہ دار کے لیے تمام اوقات میں مواکب کرنا بغیر کسی کراہت کے منہن ہے۔

روزہ دار کو چاہیے کہ غیریت، چھلی اور جھوٹ وغیرہ سے ضرور پرہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا برا بھلا کہے تو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں، چنانچہ اپنی زبان اور دیگر اعضاء کی گناہوں سے حفاظت کر کے ہی اپنے روزے کی حفاظت کی جاسکتی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «مَنْ لَمْ يَدَعْ لِسَانَهُ الزُّورَ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدْرِكَ غَلَاةَ وَشْرَابِهِ» (بخاری)

"جو شخص جھوٹ بولتا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" (بخاری)



اگر کسی شخص کو دعوت دی گئی تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ اگر روزے سے ہو تو دعوت دینے والے کو دعائیں دے اور اگر روزے سے نہیں ہو تو دعوت کا کھانا کھالے۔

جو شخص فضلی روزہ شروع کرے تو اس کا پورا کرنا مسنون ہے، واجب نہیں ہے اور اگر حبان بوجھ کر اس روزے کو توڑ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ اس کی قضا واجب ہے۔

اعتکاف کے مسائل:

کسی عاقل مسلمان کا اطاعت الہی کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف ہے۔ اس کے لیے شرائط یہ ہیں کہ اعتکاف کرنے والا حدث اکبر سے پاک ہو، جائے اعتکاف سے کسی خاص ضرورت کے تحت ہی باہر آئے، جیسے کھانے، قضائے حاجت اور واجب غسل وغیرہ کے لیے۔ بغیر ضرورت کے مستام اعتکاف سے باہر آنے اور ہم بستری کرنے سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔ ویسے تو اعتکاف ہر وقت مسنون ہے، البتہ رمضان میں اس کی تاکید آئی ہے اور آخری عشرے میں اس کی زیادہ تاکید ہے۔ اعتکاف کی کم از کم مدت ایک گھنٹہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ کم از کم ایک دن اور ایک رات کا اعتکاف ہو۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ کرے۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ عبادت و طاعت کے کاموں میں مشغول رہے، بہت سے جائز اور مباح کاموں سے بھی پرہیز کرے اور لاجبئی باتوں سے بچے۔

